ونگ سولز سکول آف تھیالوجی

ارشادِ اعظم

The Great Commission

(کورس برائے ببلیکل سرٹیفکیٹ)

مترجم
پادری ڈاکٹر فیاض انور
ایم۔اے (اردو، تاریخ) ایم ایڈ، ڈی۔ڈی، ڈاکٹر آف منسٹری

ارشادِ اعظم

(The Great Commission)

(کورس برائے ببلیکل سرٹیفکیٹ)

ترتیب وتدوین

انٹرنیشنل سکول آف کلائمب مشن، یو۔ایس۔اے

(International School of Climb Mission, USA)

مترجم

پادری ڈاکٹر فیاض انور

ایم۔اے (اُردُو، تاریخ) ایم۔ایڈ، ڈی۔ڈی، ڈاکٹر آف منسٹری

ناشرین ونِنگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

ارشادِ اعظم
(The Great Commission)

نصاب برائے ارشادِ اعظم

کلاس	عنوانات	صفحہ نمبر
1	I. کورس کا تعارف II. رسالت کی الٰہیاتی بنیاد A. بنیاد B. زندگی کا مقصد	7
2	II. رسالت کی الٰہیاتی بنیاد B. زندگی کا مقصد (جاری) C. اپنے مقصد کو عملی بنانا	13
3	II. رسالت کی الٰہیاتی بنیاد D. زندگی کا دوہرا مقصد III. رسالت کی تاریخی بنیاد A. خُدا نے اسرائیل کو کیوں چنا؟	17
4	III۔ رسالت کی تاریخی بنیاد A. خُدا نے اسرائیل کو کیوں چنا؟ (جاری)	19
5	III. رسالت کی تاریخی بنیاد B. خُدا نے کیوں بابل کی اسیری میں جانے دیا؟ C. خُدا نے اپنے بیٹے کو کیوں بھیجا؟ D. خُدا نے یہودیوں کو کیوں ردّ کیا؟ E. خُدا نے کلیسیا کو کیوں چنا؟ F. خُدا نے آپ کو کیوں چنا؟ IV. کورس کا ماحصل امتحان	22

حرفِ آغاز

ونگ سولزسکول آف تھیالوجی ایک بین الکلیسیائی ادارہ ہے۔جو 2009 سے کلیسیا پاکستان کوکلام مقدس کے ٹھوس اور مستند علم سے مستفید کررہا ہے۔اِس سکول کا رویا خُدا نے اپنے بندہ پادری ڈاکٹر فیاض انور کواُس وقت دیا جب وہ پاکستان آرمی میں اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

2009 میں آپ نے کورڈئیل (Cordial) بائبل سکول کے نام سے اِس ادارہ کا آغاز ایک چھوٹے سے کمرہ سے کیا۔ابتدامیں آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول فیصل آباد سنٹر کے اُردُو اور انگریزی کورسز کوبطور نصاب استعمال کیا۔گوجرانوالہ کے بہت سے علاقوں سے طالب علم اِس کورسز سے مستفید ہوئے۔

جولائی 2015 میں آپ نے پاکستان آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خُدمت کا آغاز کیا اور دی گڈ شیپرڈ سکول کی عمارت میں باقاعدہ طور پر بائبل کلاسز کا آغاز کیا۔2017 میں سکول کے ساتھ کرائسٹ ہال کی تعمیر عمل میں آئی اور وہاں پر بھی بائبل کلاسز کا آغاز کر دیا گیا۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے بہت سے شہروں سے طالب علم آپ سے درخواست کرنے لگے کہ خط وکتابت کا سلسلہ بھی شروع کیا جائے۔آپ نے اِسے خُدا کی مرضی جانتے ہوئے 2020 سے باقاعدہ کلاسز کے ساتھ ساتھ خط وکتابت کے سلسلہ کا بھی آغاز کیا۔اِسی سال اِس سکول کا نام ''کورڈئیل بائبل سکول'' سے تبدیل کرکے ''ونگ سولزسکول آف تھیالوجی'' رکھا گیا۔

خط وکتابت کے سلسلہ کے آغاز کے ساتھ ہی پورے پاکستان سے طالب علموں نے اِس سکول میں داخلہ لینا شروع کر دیا۔اب پورے پاکستان سے بہت سے طلباوطالبات خط وکتابت کے ذریعے کلام مقدس کی تعلیمات کوسیکھ رہے ہیں۔اور پاکستان کے بہت سے شہروں میں ''ونگ سولزسکول آف تھیالوجی'' کے ایکسٹینشن سنٹرز بھی کام کر رہے ہیں۔

''ونگ سولزسکول آف تھیالوجی'' کا نصاب امریکہ کے ایک معروف بائبل سکول کا ہے جسے پادری ڈاکٹر فیاض انور نے اُردُو زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

اِس سکول میں تیس کورسز پر مشتمل تین پروگرامز پیش کئے جارہے ہیں۔جن کی تفصیلات درج ذیل ہے۔

	بلیکل سرٹیفکیٹ (Biblical Certificate)	کریڈٹ آرز		سرٹیفائیڈ بلیکل ڈپلومہ (Certified Biblical Diploma)	کریڈٹ آرز		بیچلر ان آرٹس فار بلیکل سٹڈیز (Bachelor in Arts for Biblical Studies)	کریڈٹ آرز
1	مخلصی اور نجات	(10)	1	ایمان	(10)	1	فرشتے اور بدرُوحیں	(10)
2	بادشاہت اور خوشخبری	(20)	2	خُدا کو جاننا (II)	(20)	2	کلیسیائی رفاقت	(20)
3	تعارفِ مطالعہ بائبل	(20)	3	اختیار، فرمانبرداری اور کلام مقدس	(20)	3	شادی	(20)
4	روزہ اور دُعا	(10)	4	حمد وثنا اور پرستش	(10)	4	مطالعہ بائبل (III)	(10)
5	خُدا کو جاننا (I)	(20)	5	رُوح القدس	(20)	5	مطالعہ بائبل (IV)	(20)
6	مسیحی کردار	(20)	6	مشن تھیالوجی	(20)	6	عملی شاگردیت	(20)
7	مسیحی قیادت	(20)	7	تعلیم اور منادی	(20)	7	پاسبانی مشاورت	(20)
8	رُوحانی جنگ	(10)	8	رُوح کی نعمتیں	(10)	8	رسالت	(10)
9	منادی	(10)	9	چرچ کی تنظیم	(10)	9	امثال	(10)
10	ارشادِ اعظم	(10)	10	چرچ پلانٹنگ	(10)	10	بائبل اور پیسہ	(10)

امتحان برائے ارشادِ اعظم

بیس نکاتی ممکنہ سوالات

1۔ ''بنیادی بائبلی سلسلہ'' کو واضح کرنے کے لیے بائبل مقدس کے چار حوالہ جات کا انتخاب کریں جو زندگی کے دوہرے مقصد کو ظاہر کریں۔

2۔ پولس رسول کی بیان کی گئی تین مثالوں کو لکھیں اور اُن کی وضاحت کریں جن کی مشنریز کو پیروی کرنی چاہیے۔

3۔ بیان کریں کہ کیسے ابرہامی عہد ایک مشنری عہد ہے۔(پیدائش 12:1-3؛ 28:14,15؛ متی 28:19,20)

دس نکاتی ممکنہ سوالات

1۔ ''بنیادی توضیح'' کی وضاحت کریں۔

2۔ تین اہم قابلیتوں کے بارے میں بیان کریں جن کی دُوسری زبان اور ثقافت کو سیکھنے کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔

3۔ ایک حوالے کو استعمال کرتے ہوئے بتائیں کہ کیسے یسوع مسیح کی زندگی اور اُس کی تعلیمات زندگی کے دوہرے مقصد کو ظاہر کرتی ہیں۔

4۔ استثنا 7:6-8 کو استعمال کرتے ہوئے خُدا کے اسرائیل کو منتخب کرنے کی دو وجوہات کو بیان کریں۔

5۔ زبور 67:1-7 کو استعمال کرتے ہوئے واضح کریں کہ کیوں خُدا نے بنی اسرائیل کو چنا۔

6۔ یوحنا 3:16 کے علاوہ دو حوالہ جات کو استعمال کرتے ہوئے خُدا کے اپنے بیٹے کو دُنیا میں بھیجنے کی وجہ بیان کریں۔

کلاس: 1

ا۔کورس کا تعارف

اُردُو اور انگریزی لغوی معنی

اِرْشاد: (اِرْ۔شاد۔ بروزن افعال۔عربی اسم مذکر)اَلاِرْشَادُ: لغوی معنی ہدایت۔راہنمائی۔حکم۔فرمان۔نصیحت۔وعظ و پند۔کہی ہوئی بات۔قول۔بیان کرنے یا فرمانے کا عمل۔راہ حق بتانا (گنتی 3:13)اس کے حروف اصلیہ ہیں(ر ش د)مصدر رَشَدًا و رَشَادًا (رَ۔ شَ۔ دَن۔ و رَ ۔ شَا۔ دَن) بمعنی ہدایت دینا۔راہنمائی کرنا۔طریقہ اور راستہ بتانا۔صحیح راستہ پر چلانا۔ہدایت پانا سے مشتق ہے۔

اَعظم: (اَعْ۔ظم۔بروزن اَفْعَل عربی اسم تفصیل) بہت بڑا۔نہایت بزرگ۔بزرگ ترین۔نہایت بڑا۔جمع:اعاظم بروزن اَفَاعِل (عاموس 2:6)اِس کے حروف اصلیہ ہیں (ع ظ م)مصدر عِظَمًا (عِ۔ ظَ۔مَن) بمعنی بڑا ہونا سے مشتق ہے۔

Great /greɪt**/ 1.** [usually before noun] very large; much bigger than average in size or quantity. **2.**[only before noun] (informal) used to emphasize an adjective of size or quality. **3.** much more than average in degree or quantity. [ORIGIN: Old English great, from West Germanic]

Commission / kəˈmɪʃn **/ n.,v.adj 1. a** the authority to perform a task or certain duties. **b** a person or group entrusted esp. by a government with such authority . **c** an instruction, command, or duty given to such a group or person.
[ORIGIN: Middle English via Old French from Latin commissio-onis (as COMMIT)]

A. سردمہری کا المیہ

منصف کی رائے

ایک دفعہ ایک خادم نے اِن الفاظ سے اپنے پیغام کا آغاز کیا۔
آج میں تین نکات پر بات کروں گا۔

1) اولاً، دُنیا میں لاکھوں لوگ ہیں جو جہنم میں جا رہے ہیں اور وہ خوشخبری کے پیغام کو نہیں سنتے۔
2) ثانیاً، یہاں بیٹھے ہوئے زیادہ تر لوگوں کو کبھی بھی اِس پر ملامت نہیں کی گئی۔
3) ثالثاً، آپ اِس لفظ سے دل گیر ہوں گے کہ میں نے کہا کہ آپ کو ''ملامت'' نہیں کی گئی۔لیکن پھر بھی لاکھوں لوگ ایسے ہوں گے جو جہنم میں جائیں گے۔

یہ کہانی آج کے بہت سے بے بس مذہبی چرچز پر صادق آتی ہے۔یہ بالکل دُرُست ہوسکتی ہے، لیکن یہ اکثر بہت قابل افسوس ہے۔

اپنی توضیح یہاں لکھیں۔

____

____

B. یسوع کا منصوبہ

مصنف کی رائے

یسوع کے پاس دُنیا میں منادی کرنے کا ایک منصوبہ ہے۔ تواریخی طور پر اِسے ''ارشادِ اعظم'' کہا جاتا ہے۔ مندرجہ ذیل فرضی کہانی اِس حقیقت کو واضح کرتی ہے۔

نوٹ: ''ارشادِ اعظم'' مسیح کا اپنے شاگردوں کو نجات کے حکم کا ایک مشہور تاریخی نام ہے۔ اُس نے اُنہیں حکم دیا کہ وہ وفاداری سے خوشخبری کے پیغام کے ذریعے اپنے آپ کو بڑھائیں۔ اگرچہ ''ارشادِ اعظم'' کی اصطلاح بائبلی نہیں ہے۔ مگر اِس سبق میں ہم مندرجہ ذیل حصوں (متی 28:18-20؛ مرقس 15:16) کو بطور حوالہ پیش کریں گے۔

مصنف کی توضیح

یسوع مسیح زمین پر اپنے مشن کو مکمل کرنے کے بعد آسمان پر چلا گیا۔ تصور کریں کہ فرشتوں نے اُس سے پوچھا کہ کیا وہ اپنے مقصد کو پورا کر آیا ہے۔ یسوع نے فاتحانہ انداز میں کہا، ''جی ہاں'' پھر فرشتوں نے اُس سے پوچھا کیا پوری دُنیا نے آپ کے پیغام کو سنا ہے؟ یسوع نے اُن کے سوال کا جواب ''نہ'' میں دیا۔ پس فرشتوں نے بڑی نزاکت سے اُس سے پوچھا پھر آپ کا منصوبہ کیا ہے؟ یسوع نے بڑے اعتماد سے اُنہیں جواب دیا۔ میں نے اپنے بارہ شاگردوں کو بتایا ہے کہ پوری دُنیا میں میرے اِس پیغام کو پھیلا دو۔ فرشتے کچھ دل گیر ہوئے، اُنہوں نے یسوع سے پوچھا کیا اِس کے علاوہ بھی آپ کا کوئی منصوبہ ہے؟ یسوع نے اُنہیں کہا، کہ اُس کا اِس کے علاوہ کوئی اور منصوبہ نہیں ہے۔

خُدا کی خوشخبری کے پیغام کو پوری دُنیا تک پہنچانے کے منصوبہ کی حقیقت، میں اور آپ ہیں اور یہ ہی ارشادِ اعظم کی ماہیت ہے۔

اپنی توضیح یہاں لکھیں۔

C. اِس کورس کے مشمولات

1۔ اِس کورس میں ہم ارشادِ اعظم کے بنیادی فہم و ادراک کو بیان کریں گے۔ یہ کورس اِس سلسلے کے دُوسرے رسالتی کورسز کے لیے بنیاد فراہم کرے گا۔

2۔ یہ کورس دو بڑے حصوں میں تقسیم ہے۔

a۔ رسالت کی الٰہیاتی بنیاد

b ۔ رسالت کی تاریخی (بائبلی) بنیاد

II۔ رسالت کی الٰہیاتی بنیاد

A۔ بنیاد

1۔ اِس حصے میں ہم ارشادِ اعظم کی اساسی بنیاد مہیا کریں گے۔

2۔ اِس کو کرتے ہوئے ہم سب سے اہم سوال پیش کریں گے جو کوئی بھی آپ سے پوچھ سکتا ہے، ''میں کیوں زندہ ہوں؟''

a۔ ہم زندگی کے مقصد پر بحث کریں گے۔ ہم دیکھیں گے کہ ارشادِ اعظم کی جڑیں بائبلی مقصد حیات میں ہیں۔

b۔ ہم دیکھیں گے کہ بائبل مسلسل زندگی کے دوہرے مقصد پر بات کرتی ہے۔ ہم ارشادِ اعظم کی دُرست سمجھ کے لیے اِن دونوں مقاصد کا مختلف پہلوؤں سے مطالعہ کریں گے۔

B۔ زندگی کا مقصد

1۔ سب سے ضروری سوال، میں کیوں زندہ ہوں؟ میری زندگی کا کیا مقصد ہے؟ کونسی بات میری زندگی کو مقصد دیتی ہے؟

2۔ بنیادی سچائی

a۔ زندگی کا دورانیہ ہمیشگی کے مقابلے میں ایک لمحہ ہے۔

1) مثال کے طور پر تصور کرنے کے لیے اگر ہم کہیں کہ ہمیشہ کی زندگی (8,000,000,000) سال پر محیط ہے۔ اگر چہ (8,000,000,000) سال کے بعد ہمیشہ کی زندگی کا فقط آغاز ہی ہوگا۔ اب ہم کہیں گے کہ آپ بہت بابرکت ہیں کیونکہ آپ سو سال زندگی گزارتے ہیں۔

a) اِن اعداد و شمار کو استعمال کرتے ہوئے ہماری زندگی کا ابدی زندگی سے مقابلہ ایسے ہی ہے جیسے ایک سیکنڈ یا سیکنڈ کا تیسواں حصہ۔

b) آپ کی زندگی کا خاتمہ ''میں'' کہنے سے پہلے ہو سکتا ہے۔

c) یہ اعداد و شمار بہت معنی خیز سچائی کو ظاہر کرتے ہیں۔ آج ہم یہاں ہیں اور کل ہم یہاں سے چلے جائیں گے۔

b۔ پورے وقت پر مثبت اثرات کے لیے ہم صرف ایک سیکنڈ میں مقصد کو تلاش کر سکتے ہیں۔ مقصد تلاش کرنا ہمارے لیے بہت مشکل نہیں ہے۔

1) اِس زمین پر ہماری زندگیاں تب ہی مقصد کو حاصل کر سکتی ہیں جب وہ ہماری آنے والی زندگیوں پر اثر انداز ہوں گی۔

2) اگر ایک مختصر سیکنڈ بھی ہمیں ہمیشہ کی زندگی کی طرف لے کر جاتا ہے تو یہ بھی مقصد میں شامل ہے۔

3۔ بنیادی بھید

a۔ مقصد ابدی زندگی میں نظر آتا ہے۔

b۔ یہ اُن بہت سے لوگوں کے لیے بھید ہے جو عارضی چیزوں میں بھید ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔

1) انسان کی مایوسی اُس کے ابدی مقصد کو نا سمجھنے سے آتی ہے۔ وہ مختلف طریقوں سے مقصد کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ تمام چیزیں عارضی ہیں جیسا کہ (پیسہ، جنسی خواہشات، منشیات، طاقت، اختیار، تعلیم وغیرہ)

2) اِن میں کچھ چیزیں اچھی ہیں اور کچھ چیزیں بُری ہیں۔ یہ تمام چیزیں پائیدار تکمیل کا احساس دینے میں ناکام ہیں۔ کیونکہ اِن تمام چیزوں سے بہتر چیزوں کا حصول ممکن ہے۔

4۔ بنیادی توضیح کی وضاحت

a۔ اگر بنیادی بھید ابدی زندگی میں نظر آنے والا مقصد ہے تو پھر بنیادی توضیح کی وضاحت ابدی زندگی کی وضاحت ہے۔

b۔ یسوع مسیح نے بڑی سادہ اصطلاح سے ہمارے لیے ابدی زندگی کی وضاحت کی۔

1) یوحنا 3:17 کا مطالعہ کریں۔

2) ابدی زندگی خُدا کو جاننا ہے۔

5۔ بنیادی فہم وادراک

a۔ ہم کیوں زندہ ہیں؟ **خُدا کو جاننے اور دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتانے کے لیے**

b۔ ہم اِس لیے زندہ ہیں کہ ہم ہمیشہ کی زندگی گزاریں اور یہ زندگی گزارنے کے لیے دوسروں کی مدد کریں۔

6۔ بنیادی بائبلی سلسلہ

a۔ بائبل زندگی کے ''دوہرے'' مقصد کو ظاہر کرتی ہے۔

b۔ یہ بائبل مقدس میں بہت سی جگہوں اور بہت سے طریقوں سے ظاہر کیا گیا ہے۔ہم بائبل کے ہر ایک بڑے حصے سے ایک مثال دیں گے۔

بحث کا نکتہ

مندرجہ ذیل چارٹ ظاہر کرتا ہے کہ کیسے بائبل مقدس کا ہر ایک حصہ زندگی کے ''دوہرے'' مقصد کو ظاہر کرتا ہے، جو کہ خُدا کو جاننے اور دُوسروں کو اُس کے متعلق بتانے کے بارے میں ہے۔اِس چارٹ کو اپنی بائبل سٹڈی میں بطور راہنما استعمال کریں۔

زندگی کا دوہرا مقصد

بائبل مقدس کا حصہ	خُدا کو جاننا	دُوسروں کو بتانا
اسفارِخمسہ	پیدائش، 2,1:12(a)	پیدائش،2:12(b)،3
منظوم حصہ	واعظ 13:12	واعظ 13:12
انبیا	یسعیاہ 10:43	یسعیاہ12-9:43
اناجیل	مرقس 30:12	مرقس 30:12
پولس کے خطوط	فلپیوں 3:8-10	فلپیوں1:21-25
یسوع کا مقصد	یوحنا 25-21,11:17	یوحنا 26,6:17،لوقا 43:4
عمومی حوالہ جات	رومیوں 29,28:8	متی 20-18:28

c۔ اسفارِخمسہ

1) پیدائش 3-1:12 میں ہم دیکھتے ہیں کہ ابرہامی عہد کے دوحصے (مقاصد) ہیں۔

a) عہد کے پہلے حصے میں ہم اسرائیل کے بابرکت ہونے کے تین استحقاقات دیکھتے ہیں۔جبکہ ابرہام کی عظیم برکت خُدا کو جاننا تھی۔پس ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ برکت کی ماہیت خُدا کو جاننا ہے۔

b) عہد کے دُوسرے حصے میں ہم اسرائیل کے دُوسروں کے لیے بابرکت ہونے کی تین ذمہ داریوں کو دیکھتے ہیں۔جیسا کہ ہم بعد میں دیکھیں گے اِن ذمہ داریوں کی ماہیت دُوسروں کو خُدا کے بارے میں بتانا ہے۔

2) اِس طرح ہم ابرہامی عہد میں زندگی کے دوہرے مقصد کو دیکھتے ہیں۔

d۔ منظوم حصہ

1) واعظ 13:12، میں مصنف کی تمام باتوں کا نچوڑ دیکھتے ہیں جو پورے بارہ ابواب میں زندگی کے مقصد کو جاننے کی جدوجہد کرتا ہے۔اور وہ اِس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ زندگی کے دومقاصد ہیں۔

a) اولاً، وہ کہتا ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ ہم خُدا سے ڈریں، پرانے عہد نامے میں اکثر خُدا سے ڈرنے کو خُدا کے بارے میں جاننے سے جوڑا جاتا ہے۔(2-تواریخ 33:6؛ زبور 10,9:34؛ امثال 5:2)

b) ثانیاً، وہ کہتا ہے کہ ہماری زندگی کا مقصد ہے کہ ہم خُدا کی فرمانبرداری کریں۔ دُوسروں کو خُدا کے بارے میں بتانا بہت ہی اہم حکم ہے۔

2) اِس طرح ہم واعظ کے مصنف کے بیان سے زندگی کے دوہرے مقصد کو دیکھ سکتے ہیں۔

e۔ انبیا

1) یسعیاہ نبی بیان کرتا ہے کہ اسرائیل کے دو مقاصد تھے

a) یسعیاہ 10:43 میں وہ کہتا ہے کہ اسرائیل کو اِس لیے چنا گیا تا کہ وہ خُدا کو جانیں۔

b) اِسی سیاق وسباق میں وہ کہتا ہے کہ اُن کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ وہ خُدا کے گواہ بنیں۔ دوسری قومیں سنیں اور کہیں، یہ سچ ہے۔(آیت 12)

2) یہاں ہم یسعیاہ کے بیان میں زندگی کے دوہرے مقصد کو دیکھ سکتے ہیں۔

f۔ اناجیل

1) مرقس 28:12 میں ایک فقیہ یسوع سے سوال کرتا ہے، کہ سب سے بڑا حکم کیا ہے۔ اِس سوال میں ہم یقیناً زندگی کے مقصد کے بارے میں دیکھ سکتے ہیں۔ یسوع نے دو جوابات دیئے۔

a) اولاً، ہمیں خُدا سے اپنے پورے دل، اپنی پوری جان اور اپنی پوری عقل سے محبت کرنی چاہیے۔ خُدا سے محبت کا اظہار ہم اُس کے ساتھ وقت گزارنے سے کرتے ہیں۔ خُدا سے محبت کرنے سے ہم اُسے جانتے اور اُس کی تلاش کرتے ہیں۔

b) ثانیاً، ہمیں اپنے پڑوسی سے اپنی مانند محبت کرنی چاہیے۔ خُدا کی محبت کو دُوسروں پر ظاہر کرنے کا سب سے بڑا طریقہ دُوسروں کو خوشخبری کے بارے میں بتانا ہے۔ اپنے پڑوسی سے محبت کرنے سے ہم خُدا (جو محبت ہے) کو اُن پر ظاہر کرتے ہیں۔

2) جیسا اِن دو عظیم احکامات میں بیان کیا گیا ہم اِن میں زندگی کے دوہرے مقصد کو دیکھ سکتے ہیں۔

g۔ پولس کے خطوط

1) فلپیوں کے خط میں پولس بڑے شخصی انداز میں زندگی کے مقصد کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ وہ اپنی زندگی کے دو مقاصد کے بارے میں بیان کرتا ہے۔

a) فلپیوں 3:8-10 میں پولس زندگی کے مقصد کے بارے میں لکھتا ہے۔ وہ یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ مجھے اُسے جاننا چاہیے۔

b) فلپیوں 1:21-25 میں پولس آخر کار یہ فیصلہ کرتا ہے کہ اُسے مسلسل مسیح کے لیے زندگی گزارنی چاہیے اور اگر وہ مرتا ہے تو یہ اُس کے لیے نفع بخش ہے۔ کیوں؟ کیونکہ یہ فلپی لوگوں کے درمیان خُدا کے بارے میں مسلسل بتانے کے لیے بہت ضروری تھا۔

2) جیسے پولس نے اپنی زندگی سے ظاہر کیا ہم اِس سے زندگی کے دوہرے مقصد کو دیکھ سکتے ہیں۔

h۔ یسوع کے مقاصد

1) یوحنا (17) میں یسوع نے مقصد کے تصور پر زور دیا جیسا اُس نے اپنی زندگی سے ظاہر کیا۔

a) اولاً، اُس نے اِس خیال کو دوہرایا کہ وہ باپ کے ساتھ تھا۔ اُس کا مقصد اُس کے ساتھ ایک کامل رشتہ قائم کرنا تھا۔ اُس نے (25) آیت میں بیان کیا، ''میں نے تمہیں جان لیا''۔

b) چھبیسویں آیت میں وہ فوراً اپنے دُوسرے مقصد کو ظاہر کرتا ہے جب وہ کہتا ہے، ''میں نے اُنہیں تیرے نام سے واقف کیا''۔

(1) یسوع مسیح کے دُوسرے مقصد کو واضح طور پر لوقا 43:4 میں دیکھا جا سکتا ہے۔

(2) اُس نے کہا کہ اُسے ضرور خُدا کی بادشاہی کو دُوسرے شہروں میں بھی پھیلانا چاہیے، ''کیونکہ وہ اِسی مقصد کے لیے بھیجا گیا ہے''۔

2) ہم یسوع مسیح کی اپنی زندگی میں زندگی کے دوہرے مقصد کو دیکھتے ہیں۔

i۔ عمومی حوالہ جات

1) زندگی کے مقصد کے تعلق سے اب ہم دو بہت ہی مشہور حوالہ جات کا ذکر کریں گے۔

a) رومیوں 29,28:8 میں پولس براہ راست ہماری زندگیوں کے لیے خُدا کے مقصد کو بیان کرتا ہے۔اور یسوع مسیح کی تصویر میں اِس کی تکمیل ہوتی ہے۔ یہ اُس کے خُدا کے ساتھ تعلق کی وجہ سے ہوا۔جب ہم خُدا کی حضوری میں وقت گزارتے ہیں تو یہ وقوع پذیر ہوتا ہے۔خُدا کو جاننے کے وسیلہ سے ہم اُس کے بیٹے کی شبیہ میں ڈھلتے جاتے ہیں۔اور ہماری زندگیوں کے لیے یہ ہی اُس کا مقصد ہے۔

b) متی 20-18:28 میں ہم یسوع مسیح کی اپنے شاگردوں کو آخری ہدایات دیکھتے ہیں۔یہ ہدایات ہماری زندگیوں کے مقصد کی وضاحت کرتی ہیں۔یہ بات واضح ہے کہ ہم پر فرض ہے کہ ہم دُوسروں کو یسوع کے بارے میں بتائیں۔یہ ہمارا مقصد ہے۔

2) ہم اِن عمومی حوالہ جات میں زندگی کے دوہرے مقصد کے بارے میں جان سکتے ہیں۔

j۔ مختصر نظرِثانی

1) ہم خُدا کی مخلوقات ہیں۔معقول مقاصد کی ترتیب کے لیے،مخلوق کے مقاصد ضرور خالق کے مقاصد سے مماثل ہونے چاہئیں۔مخلوقات اُن مقاصد سے اپنے وجود کے معنی دریافت کرتی ہیں جو خالق نے اُن کے لیے مقرر کئے ہوتے ہیں۔خُدا کے مقاصد کیا ہیں؟

a) اولاً،انسان کی نجات اُس کا مقصد ہے۔(1-تیمتھیس 15:1)

(1) اِس میں گرے ہوئے انسان کو مسیح کے ہم شکل بنانا ہے۔(رومیوں 29,28:8)

(2) چنانچہ انسان کا مقصد یہ ہے کہ وہ خُدا کو جانے۔

b) ثانیاً، اُس کا مقصد ہے کہ بادشاہی کو شیطان سے واپس لے۔(1-یوحنا 8:3؛ عبرانیوں 14:2)

(1) اِس میں خوشخبری کے پیغام کو دُوسری اقوام تک پہنچانے کے لیے نجات یافتہ شخص کو اِس دُنیا کے لیے بطور نمک اور روشنی استعمال کرنا (متی 20-18:28)

(2) چنانچہ انسان کا مقصد ہے کہ وہ دُوسروں کو خُدا کے بارے میں بتائے۔

2) خُدا کا میری زندگی کے لیے یہ مقصد ہے کہ وہ میرے اندر کام کرے تا کہ میں اُسے جان سکوں،اور وہ میرے ذریعے کام کرے تا کہ دُوسرے بھی خُدا کے بارے میں جانیں۔

کلاس:2

II۔ رسالت کی الٰہیاتی بنیاد

7۔ لازمی بنیادیں

a۔ خُدا کی بادشاہی

1) آپ کی زندگی کی بنیاد کیا ہے؟ ایک مسیحی زندگی کو خُدا کی بادشاہت پر تعمیر ہونا چاہیے۔اور ہمیں ضرور صرف اسی سے سروکار ہونا چاہیے۔(متی 33:6)

2) خُدا کی بادشاہت حال اور مستقبل ہے۔

a) تاریخی اعتبار سے ہماری زندگیاں رخنے میں کھڑی ہیں۔اور ہماری زندگیاں بادشاہ کی پہلی اور دُوسری آمد کے درمیان زندگی گزار رہی ہیں۔

b) پس ہماری زندگی کے مقصد کو ضرور حال سے مستقبل کی طرف سفر کرنا چاہیے۔ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں؟

c) مستقبل کی بادشاہت اُس وقت ہوگی جب یسوع واپس آئے گا۔یسوع نے کہا کہ وہ اُس وقت آئے گا جب خوشخبری کی منادی تمام اقوام میں ہو جائے گی۔(متی 14:24) پس میری زندگی کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ میں خوشخبری کو دُوسروں تک لے کر جاؤں۔اور میری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ میں مستقبل کی بادشاہت کی طرف سفر کروں۔

b۔ بادشاہ

1) اگر میری زندگی خُدا کی بادشاہی پر پروان چڑھتی ہے، تو اِسے کتنا زیادہ اُس بادشاہت کے بادشاہ کی مانند ہونا چاہیے؟ بالآخر ہمیں ضرور اپنی زندگیوں کو یسوع کے مطابق ڈھالنا چاہیے۔ (1- کرنتھیوں 11:3)

a) اگرچہ یسوع کی زندگی کا مقصد خوشخبری کی منادی تھا (مرقس 38,14:1؛ لوقا 43:4) اور چونکہ میں خود زندہ نہیں بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ (گلتیوں 20:2) اِس طرح میری زندگی خوشخبری کی منادی کرنے سے اپنے معنی تلاش کرے گی (گواہی دینا، منادی کرنا اور بائبل کی تعلیم دینا)۔

b) میری زندگی کو ضرور مسیح کی زندگی کی توسیع ہونا چاہیے۔یہ ہی اعمال کی کتاب کی ماہیت ہے۔(یہ شاگردوں کے ذریعے مسیح کی خدمت کی توسیع کے بارے میں دکھاتی ہے)

2) اُس کی خدمت میرے وسیلہ سے کیسے آگے بڑھ سکتی ہے؟ یہ اُس کے ساتھ رشتے کے ذریعے سرزد ہوگی۔جتنا زیادہ قریب سے آپ اُسے جانیں گے، اتنی ہی کامیابی سے آپ دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتا سکیں گے۔

a) مجھے ضرور اُسے بطور خداوند جاننا چاہیے۔مسیح کے بغیر کچھ بھی نہیں ہے۔ہر ایک چیز مسیح میں بامعنی ہوتی ہے۔وہ خُداوند ہے۔ہر ایک چیز اُس کے ساتھ جڑ کر اپنے معنی اور قدر کو حاصل کرتی ہے۔

b) مجھے ضرور اُسے بطور خُدا کا کلام جاننا چاہیے۔مجھے ضرور اپنے فیصلے بائبل کے مطابق کرنے چاہئیں۔یہ میری زندگی کی راہنمائی کرتے ہیں۔

c) مجھے ضرور اُسے بطور نجات دہندہ جاننا چاہیے۔

(1) وہ میری واحد اُمید ہے۔صلیب میری نجات کو پیش کرتی ہے۔

(2) مجھے ضرور اپنی زندگی کو صلیب کی فتح پر پروان چڑھنا چاہیے۔میں ضرور اِس طریقے کو بھی قبول کرتا اور اِس کی پیروی کرتا ہوں۔

(3) اِس طرح میری زندگی میری موت پر تعمیر ہوتی ہے۔(متی 25,24:16)

d) میں ضرور اُسے بطور اپنا اختیار جانتا ہوں۔

(1) میں اپنے لیے زندہ نہیں ہوں، میں مسیح کے لیے زندہ ہوں۔میں اپنے اختیار سے خدمت نہیں کرتا، میں اُس کے اختیار سے خدمت کرتا ہوں

(2) میں ایلچی ہوں، میں بادشاہ کا پیغامبر ہوں۔

(3) میرا پیغام اور میری خدمت اُس کے اختیار میں استحکام حاصل کرتی ہے۔

(4) یقیناً، ارشادِ اعظم کی بنیاد اِسی اصول پر قائم ہے۔(متی 18:28)

c۔ میری زندگی کے دُوسرے اصولات (جو میری زندگی کو مقصد دیتے ہیں)

1) میں خُدا سے چنا گیا ہوں۔ میری زندگی کی بنیاد اِس انتخاب کو سمجھنے سے ہے۔

a) میں اُس طرح نہیں چنا گیا جس طرح کسی کو بھی باہر نکال لیا جاتا ہے۔

b) یہ سچ ہے کہ کیونکہ خُدا نے مختلف برتنوں کو اپنے کام کے لیے چُنا ہے۔ وہ ضرور لوگوں کو اپنے کام کے لیے چنتا ہے تا کہ دُوسروں کی زندگیوں تک پہنچا جائے۔

2) یسوع واحد راستہ ہے۔(یوحنا 6:14)

a) جب میں بائبل کی اِس سچائی پر غور کرتا ہوں کہ کوئی بھی شخص خوشخبری کے بغیر بچ نہیں سکتا تو میں اپنی زندگی میں سمت یا ہدایت حاصل کرتا ہوں۔

b) لوگ کیسے خوشخبری کے بارے میں جانیں گے؟ کون اُن کو بتائے گا؟(رومیوں 15,14:10)

3) اچھا، بہترین کا دشمن ہے۔

a) زندگی میں کرنے کے لیے بہت سی اچھی چیزیں ہوتی ہیں، لیکن بہترین کیا ہے؟ یہ خُدا کے احکام پر انحصار کرنا ہے۔

b) جیسا کہ ہم پہلے اِس بات کو دیکھ چکے ہیں کہ بہترین (سب سے بڑا) احکامات خُدا سے اور دُوسروں سے محبت کرنا ہے۔

(1) میری زندگی کو ضرور خُدا کو جاننے، اور اُس سے محبت کرنے کی خواہش پر پروان چڑھنا چاہیے۔

(2) اِسے ضرور اِس پر بھی پروان چڑھنا چاہیے کہ دُوسرے اُسے جانیں۔

d۔ ہمارا حتمی نتیجہ

1) میں کہہ سکتا ہوں کہ میری زندگی منطق (استدلال، دلیل، علمِ معقول) پر قائم ہے۔

a) رومیوں 1:12 کے ایک ترجمے میں کہا گیا ہے کہ ہماری زندگیوں اور ہمارے جسموں کو خُدا کے سامنے پیش کرنا ہماری عبادت کا ''منطق'' ہے۔ یہ سب بہت منطقی ہے۔

b) منطق پیش روی ہے جسے ضرور سمجھنا چاہیے۔

(1) جب میں اِس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ یسوع جھوٹ نہیں بولتا جب وہ کہتا ہے، ''کوئی میرے وسیلہ کے بغیر باپ کے پاس نہیں آتا''۔ (یوحنا 6:14)

(2) جب میں اِس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ ''خوشخبری'' نجات کے لیے خُدا کی قدرت ہے۔ (رومیوں16:1)

(3) جب میں اُن اعداد و شمار پر یقین رکھتا ہوں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کتنے لوگوں نے ابھی تک خوشخبری کے کلام کو نہیں سنا (کچھ مشنریز کہتے ہیں کہ دُنیا میں اب تک 11,000 انسانی گروہ ہیں)

(4) اگر میں یقین رکھتا ہوں کہ یسوع اُس وقت تک نہیں آئے گا جب تک وہ خوشخبری کے کلام کو سنتے نہیں۔(متی 14:24)

(5) اگر میری خواہش ہے کہ میں اُسے واپس آتا، اپنی بادشاہی قائم کرتا اور انسانوں کو نجات حاصل کرتا دیکھوں۔

(6) پھر میں جاؤں گا یا دُوسروں کو بھیجوں گا۔

2) میں کیوں زندہ ہوں؟

a) میری زندگی **خُدا کو جاننے** اور اُس کے بارے میں **دُوسروں کو بتانے** سے اپنے معنی حاصل کرتی ہے۔

b) یہ رسالت کو سمجھنے کی سب سے اہم الٰہیاتی بنیاد ہے۔ ہر ایک مشنری اِس سمجھ سے تحریک حاصل کرتا ہے۔ یہ بات اُسے مجبور کرتی ہے کہ وہ یسوع مسیح کے پیغام کو دُوسروں تک پھیلائے۔ اور یہ اُسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اُس کے ساتھ وقت صرف کرے جس کا پیغام وہ پھیلا رہا ہے۔

C۔ اپنے مقصد کو عملی بنائیں۔

مصنف کی رائے

یہ حصہ زیادہ تر علم الٰہی سے تعلق رکھتا ہے۔لیکن یہ اطلاق کے لیے عملی نکات بھی مہیا کرتا ہے۔

1۔ خُدا کو جاننا (امثال 6,5:3)

a. ہمیں اپنی تمام راہوں میں خُدا کو جاننا چاہیے۔ ہمارا سب سے زیادہ عملی مقصد یہ ہے کہ ہم مسلسل خُدا کی حضوری کا عملی تجربہ کریں۔

1) اِن اصطلاحات سے تقدس کے عمل کو سمجھا جاسکتا ہے۔ یہ اِس بات کو سیکھنے کا عمل ہے کہ ہم کیسے زیادہ سے زیادہ وقت خُدا کے ساتھ گزار سکتے ہیں۔یہ گزرے ہوئے کل کے مقابلے میں آج خُدا کے ساتھ زیادہ وقت صرف کرنا ہے۔

2) خُدا کو تلاش کرنا ہماری زندگی کا مرکز ہونا چاہیے۔اِسے ایسے نہیں ہونا چاہیے کہ اگر ہمارے پاس وقت ہے تو ہم پھر اسے کرنے کی کوشش کریں

b. ہر ایک مشنری کو ضرور اپنی زندگی میں خُدا کو اول درجہ دینا چاہیے۔کبھی بھی اُس کے ''کام'' خُدا اور اُس کے رشتے کے درمیان حائل نہ ہوں۔

مصنف کی رائے

اگر آپ اِسے مغربی تناظر میں جاننے کی کوشش کرتے ہیں تو مندرجہ ذیل آراء بہت ہی مددگار ہیں۔اِس کا اطلاق آپ کی ثقافت کے تناظر میں نہیں ہوسکتا۔

مصنف کی آراء

روزمرہ زندگی کے لیے دو مددگار کلیدیں

1۔ اپنی زندگی میں روزانہ کی بنیاد پر منصوبہ بندی کریں۔روزمرہ کے نظم وضبط کو خُدا کی تلاش سے جڑا ہوا ہونا چاہیے۔(متی 34:6)
کہا جاتا ہے کہ، ہمارے پاس سب کچھ آج ہی ہے کیونکہ کل جاچکا ہے اور آنے والا کل کبھی بھی نہیں آئے گا۔

2۔ اِس بات کو ذہن میں رکھیں کہ ہر دن میں چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں (نہ کہ صرف کام کرنے کے آٹھ گھنٹے) اپنے مقاصد کی ترجیحات کا تعین کریں اِس سوچ کے ساتھ اپنے آپ کو منظم کریں کہ ہر دن آٹھ آٹھ گھنٹوں کے تین حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
پہلا حصہ سونے اور ورزش کرنے پر مشتمل ہے۔
دُوسرا حصہ آپ کی ملازمت کے کام پر مشتمل ہے۔
تیسرا حصہ اپنے خاندان، دُوسرے مسیحیوں اور خُدا کے ساتھ گزارنے کے لیے ہے۔
یہ نسبت آپ کو موقع دے گی کہ آپ ہر روز دو یا تین گھنٹے خُدا کے ساتھ گزار سکیں۔اِس وقت کے دوران آپ اپنے آپ کو دُعا، حمد، پرستش اور سلسلہ وار بائبل کے مطالعہ کے لیے منظم کرسکتے ہیں۔

2۔ دُوسروں کو خُدا کے بارے میں بتانا

a۔ یہاں ہم چاہتے ہیں کہ ہم آپ کو رسالت کا کام کرنے کے لیے کچھ مختصر بصیرت دیں۔

b۔ زبان اور ثقافت کے بارے میں جاننا۔دُوسری زبان اور ثقافت کے بارے میں سیکھنے کے لیے سب سے اہم قابلیتیں مندرجہ ذیل ہیں۔

1) حلیم مزاج ہونے کی قابلیت (گلتیوں 20:2؛ 1- کرنتھیوں 4:10-13؛ رومیوں 1:11)

2) نرم ہونے کی قابلیت (1- کرنتھیوں 9:19-23؛ اعمال 16:6-10)

3) دلیری اور بے باکی کی قابلیت (اعمال 29,28:9، 20:22-24)

c۔ ٹیم کی شکل میں کام کرنا (شاگردانہ ٹیم)

c۔ ٹیم کی شکل میں کام کرنا (شاگردانہ ٹیم)

1) مشنریز کو چاہیے کہ وہ پولس کی مثال کی پیروی کریں اور دُوسروں کے ساتھ مل کر کام کریں۔ راہنمائی کی کثرت جہاں اتحاد کی گونا گوئی کی مشق کی جاتی ہے، اکثر چرچ پلانٹنگ کے کام میں موثر حالت ہوتی ہے۔ (افسیوں 4:11-13؛ رومیوں 12:4-6؛ 1-کرنتھیوں 12:12-27)

2) مشنریز کو چاہیے کہ وہ پولس کی مثال کی پیروی کریں جیسے اُس نے دُوسروں کو تیار کرنے سے اپنی خدمت کو بڑھایا اور اُس نے ہر ایک کلیسیا میں بزرگوں کو مقرر کیا۔ (اعمال 14:23)

3) مشنریز کو چاہیے کہ وہ پولس کی مثال کی پیروی کریں اور دُوسروں کو خدمت میں قیادت سونپیں۔ (1-کرنتھیوں 1:21-2:3؛ فلپیوں 1:6؛ گلتیوں 5:10)

کلاس:3

II۔ رسالت کی الٰہیاتی بنیاد

D۔ زندگی کا دوہرا مقصد جیسا ہم اناجیل میں دیکھتے ہیں۔

مصنف کی رائے

مندرجہ ذیل حصہ کچھ مزید حوالہ جات کو پیش کرتا ہے، جن سے ہم زندگی کے مقصد کے بارے میں مزید مطالعہ کر سکتے ہیں۔ گروپ کے ہر ایک حوالے کا مطالعہ کریں اور اِس پر غور کریں کہ کیسے یہ پچھلے حوالے کے نکتے کی وضاحت کرتے ہیں۔ ہر ایک حوالے میں آپ کو چاہیے کہ آپ خُدا کو جاننے (خُدا کے ساتھ رشتہ، نجات سے تعلق، خُدا سے محبت) اور اُسے دُوسروں کے بارے میں بتانے (منادی، گواہی دینا، اقوام تک پہنچنا) کے نکات پر غور کریں۔

1. **بائبل سکھاتی ہے کہ زندگی کا دوہرا مقصد ہے۔**
   a) متی 40-37:22
   b) لوقا 37-25:10
   c) لوقا 32-29:2 (سلامتی اور نجات خُدا کو جاننے کے مترادف ہیں۔ تمام لوگ اور غیر اقوام کو دیا جانے والا نور دُوسروں کو خُدا کے بارے میں بتانے کے مترادف ہے)
2. **یسوع مسیح کی زندگی اور اُس کی تعلیمات اِس دوہرے مقصد کو ظاہر کرتی ہیں۔**
   a) متی 1:11 (شاگردوں کی زندگیاں یسوع کے ساتھ تعلق اور دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتانے سے پُر تھیں)
   b) مرقس 17:11
   c) متی 27-25:10
   d) مرقس 29:10 (میری خاطر سے مراد خُدا کو جاننا، اور انجیل کی خاطر سے مراد دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتانا)
   e) لوقا 12-1:12 (خُدا سے ڈرنے سے مراد اُسے جاننا، آیت 3، 8، 11، 12 سے مراد دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتانا)
3. **یہاں دوہرے مقصد میں تسلسل ہے۔ ایک مقصد دُوسرے مقصد کی تقلید کرتا ہے۔**
   a) متی 19:4
   b) مرقس 14:3
   c) لوقا 12-1:12 (اگر آپ خُدا سے ڈرتے اور اُسے جانتے ہیں تب آپ دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتائیں گے)
   d) لوقا 16:5 (خُدا کے بارے میں دُوسروں کو بتاتے ہوئے آپ کو ضرور اُس کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے)
   e) لوقا 60,59:9
   f) متی 40:25 (دُوسروں کی مدد کرنا کہ وہ اُسے جانیں اِس کا تعلق یسوع کی مدد کرنے یا اُسے جاننے سے ہے)
   g) لوقا 18:4 (خُداوند کا رُوح مجھ پر ہے۔ اِس لیے کہ اُس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کے لیے مسح کیا ہے)
   h) لوقا 16،15:8 (یہ بالکل بےکار ہے اگر آپ کے پاس چراغ ہے اور آپ اُسے پلنگ کے نیچے رکھتے ہیں۔ یہ بھی بےکار ہے اگر آپ خُدا

کو جانتے ہیں اور اُسے دُوسروں کو نہیں بتاتے)

i) لوقا 21:8 (خُدا کے ساتھ تعلق کی وضاحت اُس کی فرمانبرداری کرنے کی اصطلاح سے کی جاسکتی ہے۔ خُدا کو جاننے کی وضاحت دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتانے کی اصطلاح سے کی جاسکتی ہے)

j) متی 20-17:28 (خُدا کی حمد کرنا اُس کے بھیجے ہوؤں کی راہنمائی کرتا ہے، خُدا کو جاننا دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتانے کی طرف راہنمائی کرتا ہے)

4. خُدا کو جاننا

a) خُدا کو جاننے کی اہمیت (لوقا 41:10, 42؛ مرقس 11:4؛ متی 8:22؛ متی 12:25)

b) خُدا کو جاننے کا عمل (متی 12:13؛ مرقس 38:15؛ 24:4, 25؛ 33:8؛ 71:14؛ لوقا 29:18, 30)

c) خُدا کو جاننے کے لیے گہرا تعلق (متی 28:11؛ 50:12؛ 37:23؛ لوقا 41:10, 42)

d) خُدا کو جاننے کی قیمت (متی 24:16؛ 31:20؛ 72:26؛ مرقس 48:10)

5. دُوسروں کو خُدا کے بارے میں بتانا

a) دُوسروں کو خُدا کے بارے میں بتانے کا طریقہ کار (متی 13:5-16؛ 14:24؛ مرقس 38:1؛ لوقا 18:4؛ 16:8)

b) دُوسروں کو خُدا کے بارے میں بتانے کی اہمیت (متی 13:5-16؛ 14:24؛ لوقا 16:8؛ 1:10, 2)

c) دُوسروں کو خُدا کے بارے میں بتانے کا عمل (لوقا 16:10, 25:10-37؛ 23:14)

مصنف کی رائے

ہم اِس بات کا نتیجہ اُخذ کر چکے ہیں کہ رسالت کی الٰہیاتی بنیاد اِس سوال کے جواب میں پنہاں ہے۔ ''میں کیوں زندہ ہوں؟ یا میری زندگی کا کیا مقصد ہے؟'' اِس سوال کے جواب میں ہم لکھ چکے ہیں کہ کیسے رسالت فطری اور لازمی طور پر خُدا کے ساتھ تعلق سے جڑی ہوئی ہے۔

III۔ رسالت کی تاریخی (بائبلی) بنیاد

مصنف کی رائے

خُدا نے اسرائیل کو کیوں چُنا؟ خُدا نے یہودیوں کو بابلی اسیری میں جانے کی کیوں اجازت دی؟ خُدا نے اپنے بیٹے کو کیوں بھیجا؟ خُدا نے یہودیوں کو کیوں رَدّ کیا؟ خُدا نے کلیسیا کو کیوں چنا؟ خُدا نے آپ کو کیوں چنا؟

یوحنا 16:3 کا مطالعہ کریں۔ اِن سوالات کا جواب یہ ہے کیونکہ خُدا دُنیا سے محبت کرتا ہے۔

یہ حصہ رسالت کی بائبلی تاریخ کو بیان کرے گا۔ جیسے ہی ہم اِس بات پر توجہ مرکوز کریں گے کہ خُدا نے اسرائیل کو کیوں چنا تو ان سوالات کے جوابات ہمیں مل جائیں گے۔

کلاس: 4

A۔ خُدا نے اسرائیل کو کیوں چُنا؟

1۔ خُدا نے اسرائیل کو چُنا کیونکہ خُدا محبت ہے (استثنا 6:7-8) آیت (8) میں ہم دو وجوہات کو دیکھیں گے کہ خُدا نے اسرائیل کو کیوں چُنا۔

a) ایک وجہ یہ کہ وہ اسرائیل سے محبت کرتا ہے۔

b) دُوسری وجہ یہ ہے کہ وہ ابرہامی عہد کا خیال کرتا ہے جو اُس کے آباواجداد سے کیا گیا۔ جب ہم اُس عہد کو سمجھیں گے تو ہم اِس بات کو جان جائیں گے کہ خُدا نے کیوں اسرائیل کو چُنا۔

2۔ خُدا نے اسرائیل کو اِس لیے چُنا کیونکہ وہ دُوسروں کو شامل کرنا چاہتا تھا نہ کہ دُوسروں کو رد کرنا۔

a) پیدائش 1:12-3 کا مطالعہ کریں۔

1) وہ عہد جس کے بارے میں خُدا استثنا 8:7 میں بیان کرتا ہے، جب وہ بنی اسرائیل کو چُننے کی دُوسری وجہ بتاتا ہے جو کہ مشنری عہد ہے تاکہ دُوسرے لوگوں کو بھی شامل کیا جائے۔ یہ دُوسرے لوگوں کو خارج نہیں کرتا۔

a) متی 20,19:28 کا پیدائش 15,14:28 سے موازنہ کریں (وہاں خُدا یعقوب سے عہد کا اعادہ کرتا ہے)

b) متی 19:28 کا موازنہ پیدائش 1:12 سے کریں۔

2) ابرہامی عہد رسالتی عہد ہے اور اِس کا ارشادِ اعظم سے گہرا تعلق ہے۔

بحث کا نکتہ

مندرجہ ذیل خاکہ ظاہر کرے گا کہ کیسے متی (28) ابرہامی عہد سے مماثل ہے۔

ارشادِ اعظم	ابرہامی عہد
جاؤ (متی 19:28)	مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں پھیل جا (پیدائش 14:28)
تمام اقوام کو شاگرد بناؤ (متی 19:28)	زمین کے سب قبیلے تیرے سبب سے برکت پائیں گے۔ (پیدائش 14:28)
اور دیکھو میں دُنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔ (متی 20:28)	میں تیرے ساتھ ہوں اور تجھے کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ (پیدائش 15:28)
جاؤ (متی 19:28)	جاؤ (پیدائش 1:12)

3۔ اِس عہد کا نصف حصہ اسرائیل کی برکت، اور دُوسرا نصف حصہ دُوسری قوموں کی برکت کی بات کرتا ہے۔

بحث کا نکتہ

مندرجہ ذیل خاکہ کو استعمال کرتے ہوئے اِس عہد کے دونوں نصف پر غور کریں۔

اسرائیل کی برکت	دُوسری اقوام کی برکت
میں تمہیں ایک بڑی قوم بناؤں گا	تو بابرکت ہوگا
میں تمہیں برکت دُوں گا	میں دُوسروں کو برکت اور لعنت دُوں گا
میں تمہارے نام کو بڑا کروں گا	ساری قومیں تیرے وسیلہ سے برکت پائیں گی۔

a) اسرائیلی قوم بابرکت تھی تا کہ وہ دُوسروں کو برکت دے سکے۔ اسرائیلی خُدا کو جان چکے تھے تا کہ وہ دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتا سکیں۔ اسرائیل کو برکات اور اختیارات دیئے گئے تا کہ وہ اپنی مخصوص ذمہ داریوں کو سرانجام دے سکیں۔

b) خُدا نے اسرائیل کو چُنا تا کہ وہ دُوسروں کو چن سکیں۔

b۔ اسرائیل کو چُننے کا مقصد پرانے عہدنامے میں بڑے واضح انداز سے ظاہر ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں کا مطالعہ کریں۔

1) خُدا نے اسرائیل کو ایک عظیم قوم بنایا۔ یہ زمین زرخیز اور حربی تھی۔ اسرائیل ایک مضبوط اور صاحبِ اختیار ملک تھا۔ کیوں؟

a) 2-تواریخ 33,32:6 کا مطالعہ کریں۔

b) آیت (33) میں کہا گیا ہے، ''تا کہ زمین کی سب قومیں تیرے نام کو پہچانیں اور تیری قوم اسرائیل کی طرح تیرا خوف مانیں''۔ خُدا نے دُوسروں کو شامل کرنے کے لیے اسرائیل کو چُنا۔

2) خُدا نے اسرائیل کو برکت دی۔ اُس نے اُن کے لوگوں کو برکت دی۔ کیوں؟

a) پیدائش 20:50 کا مطالعہ کریں۔ خُدا نے یوسف کو کیوں برکت دی؟ جیسا کہ (20) آیت میں کہا گیا ہے، ''تا کہ بہت سے لوگوں کی جان بچائے''۔

b) 1-سلاطین 13,9,8,5,4,1:10 کا مطالعہ کریں (غور کریں کہ کیسے سلیمان کی شان وشوکت سبا کی ملکہ پر اثرانداز ہوئی اور وہ بہت بڑی گواہی لے کر اپنے ملک کو لوٹی)

c) دانی ایل 6:25-27 کا مطالعہ کریں، (غور کریں کہ دانی ایل پر خُدا کی برکت نے کیسے دارا بادشاہ کو متاثر کیا اور اُس نے سب لوگوں، قوموں اور اہل لغت کو خُدا کی بڑائی کے بارے میں لکھا)

1) دانی ایل کی کتاب میں خُدا کے مشنری مقاصد واضح ہیں۔

2) اُس نے اپنے لوگوں کو برکت دی تا کہ قومیں اُس کو جاننے سے برکت حاصل کریں۔

d) دانی ایل کی کتاب کے مندرجہ ذیل حوالہ جات پر غور کریں کہ دارا بادشاہ کے فرمان کیسے خُدا کے لوگوں کو برکت دینے کے مشنری مقاصد سے مماثل ہیں۔ (دانی ایل 4:1-3؛ 4:34-37؛ 3:28-30؛ 2:46-49)

3) خُدا نے اسرائیل کے نام کو عظیم کیا۔ کیوں؟ 1-سلاطین 41:8 اور 1:10 کو پڑھنے کے بعد اس سوال پر غور کریں۔

c. زبور 67:1-7 کا مطالعہ کریں۔

1) خُدا نے اسرائیل کو کیوں چُنا؟

a) کیونکہ خُدا دُنیا سے محبت کرتا ہے؟ (یوحنا 16:3)

b) خُدا کی محبت نئے عہدنامے میں شروع نہیں ہوئی۔ وہ ہمیشہ سے دُنیا کو محبت کرتا ہے۔ (عبرانیوں 8:13)

2) پس، اُس نے دُوسروں کو اسرائیل کے ذریعے چُنا۔

a) وہ یہ کیسے کرتا ہے؟

b) اُس نے اسرائیل کو بلایا تا کہ وہ ایک مشنری قوم بنے۔

3) خُدا نے اسرائیل کو چنا کہ وہ ایک مشنری قوم بنے۔

a) اولاً، ہمیں ضرور ''ویسل تھیالوجی'' (Vessel Theology) کے خیال کو سمجھنا چاہیے۔

1) ''ویسل تھیالوجی'' (Vessel Theology) کی بنیاد بائبل کی اِس حقیقت پر ہے کہ خُدا چنے ہوئے لوگوں کے وسیلے سے دُنیا تک پہنچتا ہے۔

a) ''ویسل تھیالوجی'' (Vessel Theology) کی بنیاد گلتیوں 20:2 میں نظر آتی ہے۔ یہ اِس طرح ہے کہ مسیح ہمارے وسیلہ سے زندگی گزارتا اور کام کرتا ہے۔

b) فی الحقیقت، ہم اِس لیے محبت کرتے ہیں کیونکہ اُس نے پہلے ہم سے محبت کی۔(1-یوحنا19:4)ہم پاک ہیں کیونکہ وہ پاک ہے۔(احبار2:19)

c) جی ہاں، خُدا کے لوگ اُس کے گواہ ہیں(یسعیاہ10:43وہ اُس کے ظروف ہیں۔وہ اُن کے ذریعے اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے۔

2) یادرکھیں، خُدا کے دُنیا کے لیے مشن کا آغاز(متی20-18:28) سے نہیں ہوا، بلکہ اِس کا آغاز(پیدائش15,14:3)سے ہوا(یسوع کی صلیب پر فتح کی پیشین گوئی کے ذریعے)

a) پیدائش11-1(ابواب) میں ہم انسان کی گراوٹ، پانی کا طوفان، بدی میں اضافہ اور آخر میں ہم بابل کے مقام پر قوموں کی پراگندگی دیکھتے ہیں۔

b) پھر ہم(پیدائش12:1-3)میں ابرہامی عہد کو دیکھتے ہیں۔

1) کیا ہوا؟ کیا خُدا مایوس ہو گیا اور اُس نے(پیدائش15,14:3)میں بیان کئے اپنے نجات کے عالمگیر منصوبے کو ترک کر دیا؟ کیا وہ دُنیا سے ناراض ہو گیا اور اپنے آپ کو تسلی دینے کے لیے اپنے پسندیدہ لوگوں کا چناؤ کیا۔

2) جی نہیں! اُس نے سادگی سے اِس منصوبے کو استعمال کرنا شروع کیا جس کی بنیاد ''ویسل تھیالوجی'' (Theology Vessel) ہے۔اُس نے مشنری قوم کا انتخاب کیا۔

b) ثانیاً، ہمیں ضرور خُدا کی خواہش کو سمجھنا چاہیے کہ کیسے اُس کا تعلق بنی اسرائیل کے ساتھ اُس کے مقصد سے ہے۔

1) خُدا کی عظیم خواہش ہے کہ وہ قوموں تک پہنچے(زبور117اور یسعیاہ23-20:45)

2) خُدا کی عظیم خواہش ہے کہ وہ قوموں پر اپنے آپ کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔(خروج16-13:9؛زکریاہ23-20:8)

3) خُدا کی عظیم خواہش ہے کہ وہ قوموں کو روشنی دینا چاہتا ہے۔

a) (یسعیاہ9-1:42)پر غور کریں(یادرکھیں خُداوند کا خادم اسرائیل اور یسوع مسیح کو ظاہر کرتا ہے)

b) (خروج 19:3-6) پر غور کریں(غور کریں اسرائیل کاہنوں کی مملکت ہے یہ وہ لوگ ہیں جو قوموں پر خُدا کو ظاہر کرتے ہیں)

4) خُدا کی عظیم خواہش ہے کہ وہ قوموں کو نجات دینا چاہتا ہے۔(زبور98:1-3؛ یسعیاہ10-7:52)

c) (زبور67:1-7)کا جائزہ لیں۔

1) خُدا نے کیوں اسرائیل کو چُنا؟

2) کیونکہ وہ دُنیا سے محبت رکھتا ہے، اُس نے اسرائیل کو بطور مشنری قوم منتخب کیا۔

کلاس:5

B۔ خُدا نے کیوں بابل کی اسیری میں جانے دیا؟ (کیونکہ وہ دُنیا سے محبت کرتا ہے)

1۔ سب سے پہلے یہ جانیں کہ خُدا نے بنی اسرائیل کو مصر میں پہلی اسیری کے تجربے سے کیوں بچایا؟
a) اپنے آپ کو قوموں پر ظاہر کرنے کے لیے (خروج 13:9-16؛ یشوع 24,23:4)۔
b) اسرائیل کو بطور مشنری قوم استعمال کرنے کے لیے۔
2۔ اسرائیل نے بطور مشنری قوم اپنی ذمہ داری کو رد کر دیا۔ وہ اچھے گواہ ثابت نہ ہوئے۔
a) (عاموس 27,26:5) کا مطالعہ کریں (غور کریں کیسے اسیری کا ذکر رب افواج کے ساتھ جڑا ہے۔ اِس کا ترجمہ ''قوموں کا خُدا'' کیا جا سکتا ہے)
b) اگر خُدا کے چُنے ہوئے لوگ اُس کے رسالتی حکم کو خوشی سے سرانجام نہیں دیتے تو وہ اُن کی خواہش کے برعکس (یوناہ کی طرح) اُن کو استعمال کرتا ہے۔
1) اصل میں اسرائیل کی گواہی خُدا کے مشنری منصوبے میں رکاوٹ ڈال رہی تھی۔ وہ بابرکت نہیں ہو رہے تھے اِس لیے برکت اُن کے لیے روک دی گئی۔
2) جب وہ قوموں میں جانے پر رضامند نہ ہوئے تو خُدا نے اُن کو اسیری کے ذریعے اقوام میں بھیجا اور اُن کو مجبور کیا کہ بطور مشنری قوم عمل کریں۔
a) یہودی جو خُدا کو جانتے تھے پوری دُنیا میں اسیر ہو گئے۔ فطرتاً اِس نے بہت عظیم اثرات مرتب کئے۔
b) مثال کے طور پر، اسیری کے دوران دانی ایل کی زندگی کی منادی کے نتائج پر غور کریں۔
(1) دانی ایل کی کتاب کو بطور رسالتی کتاب پڑھایا جا سکتا ہے۔
(2) دانی ایل کی کتاب میں چھ دفعہ لوگوں، امتوں اور اہلِ زبان کا ذکر ہے۔
(دانی ایل 4:3؛ 7:3؛ 1:4؛19:5؛ 25:6؛ 1:7)
(3) پانچ دفعہ خُدا غیر قوم بادشاہ کو تحریک دینے کے لیے اپنے لوگوں کی برکات کو استعمال کرتا ہے تا کہ دُوسری اقوام کے سامنے خُدا کا جلال ظاہر کیا جائے۔

C۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو کیوں بھیجا؟ (کیونکہ وہ دُنیا سے محبت کرتا ہے)

1۔ خُدا نے اپنے بیٹے کو بھیجا کیونکہ وہ دُنیا سے محبت رکھتا ہے۔ (یوحنا 16:3)
2۔ وہ سب آدمیوں کو اپنے پاس لانا چاہتا ہے۔ (یوحنا 32:12)
3۔ وہ چاہتا ہے کہ سب آدمی نجات پائیں۔ (1- تیمتھیس 4:2) اور کوئی بھی ہلاک نہ ہو۔ (2- پطرس 9:3)

D۔ خُدا نے یہودیوں کو کیوں رد کیا؟ (کیونکہ وہ دُنیا سے محبت کرتا ہے)

1۔ (متی 33:21-43) اور (متی 38,37:9) کا مطالعہ کریں۔
a۔ یہودیوں نے مسیح اور اپنے قوموں کے لیے مشنری فرض کو رد کیا۔ پس خُدا نے اُن کو رد کر دیا۔
b۔ (متی 38,37:9) میں جب ہم ''فصل'' اور ''مزدوروں'' کے الفاظ پڑھتے ہیں تو ہم ارشادِ اعظم کے بارے میں سوچتے ہیں۔
c۔ یہودیوں کو رد کئے جانے کے سیاق وسباق میں (متی 43:21) ہم اِن ہی الفاظ کو دیکھتے ہیں۔

1) باغبان (متی 34,33:21) مزدور ہیں۔

2) چونتیسویں آیت میں ہم لفظ ''فصل'' ''پیدا کرنا'' اور ''پھل'' کا تصور دیکھتے ہیں۔

2۔ خُدا کا مقصد ہے کہ وہ قوموں تک پہنچے کیونکہ وہ دُنیا سے محبت کرتا ہے۔ بنی اسرائیل خُدا کے اِس منصوبے سے متفق نہ ہوئے اِس لیے اُن کو رڈ کر دیا گیا۔

E۔ خُدا نے کلیسیا کو کیوں چُنا؟ (کیونکہ وہ دُنیا سے محبت کرتا ہے)

1۔ کلیسیا نئی اسرائیل بنی۔

2۔ یہ نئی مشنری قوم بنی (1-پطرس 9:2) اور اِس سے خُدا کا مشنری منصوبہ جاری رہا۔ (متی 20-18:28)

F۔ خُدا نے آپ کو کیوں چُنا؟ (کیونکہ وہ دُنیا سے محبت کرتا ہے)

1۔ خُدا نے آپ کو چُنا کیونکہ وہ آپ سے اور دُنیا سے محبت رکھتا ہے۔

2۔ وہ چاہتا ہے کہ آپ اُسے جانیں اور دُوسروں کو اُس کے بارے میں بتائیں۔

3۔ وہ آپ کو ایسے برتن بنانا چاہتا ہے جنہیں وہ اپنے جلال اور اپنے مشنری مقاصد کے لیے استعمال کر سکے۔

IV۔ کورس کا ماحصل

A۔ یہ سب ابتدا میں شروع ہوا۔

1۔ خُدا ابتدا سے ہی دُنیا سے محبت رکھتا ہے۔ اور ابتدا سے ہی وہ لوگوں کی نجات کا منصوبہ رکھتا ہے۔

2۔ یسوع مسیح کے مطابق تین چیزیں تھیں جو (متی 20-19:28) کے الفاظ کہنے سے پہلے خُدا کے منصوبے میں شامل تھیں۔

a۔ یسوع ضرور مرے گا اور مُردوں میں سے جی اُٹھے گا۔ (لوقا 46:24)

b۔ رُوح القدس ضرور بھیجا جائے گا۔ (آیت 49)

c۔ اُس کے لوگ ضرور اُس کی نجات کے پیغام کو دُوسری قوموں تک پہنچائیں۔ (آیت 48,47)

3۔ اِس لیے یسوع موا، مُردوں میں سے جی اُٹھا اور آسمان پر چڑھ گیا تاکہ وہ رُوح القدس کو بھیج سکے۔ (یوحنا 7:16)

4۔ رُوح القدس اِس لیے بھیجا گیا تاکہ خُدا کے لوگ قوموں میں اُس کے گواہ بننے کے قابل ہو سکیں۔ (اعمال 8:1)

5۔ ہم دُنیا میں منادی کرتے ہیں تاکہ یسوع واپس آئے۔ (متی 14:24)

a۔ کیا ہماری رسالتی کوششیں یسوع کے آنے پر اثر انداز ہوتی ہیں؟ جی ہاں

b۔ (2-پطرس 12-9:3) کا مطالعہ کریں۔

1) خُدا تحمل کر رہا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ انتظار کر رہا ہے۔ وہ کس چیز کے لیے انتظار کر رہا ہے؟ کیا وہ اپنے منتخب برتنوں (کلیسیا) کا انتظار کر رہا ہے کہ وہ اُسے پورا کریں؟ (متی 14:24)

2) یقیناً (11) آیت میں پطرس ہمارے ''پاک چال چلن اور دین داری'' کے بارے میں بیان کرتا ہے ایک دُوسری جگہ پر اِسے منادی کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ (فلپیوں 16,15:2,27:1؛ 1-پطرس 12:2؛ 2,1:3؛ 1-تھسلنیکیوں 8-6:1)

3) آیت (12) میں پطرس کہتا ہے کہ ہمیں ''کیسا اُس دن کا منتظر ہونا چاہیے''

B۔ جب ارشادِ اعظم پورا ہو گا تو خاتمہ ہو جائے گا۔

1۔ کیا آپ یسوع کی دوبارہ آمد کو دیکھنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اُس کی آمد جلدی ہو؟

a۔ پھر قوموں میں اُس کی منادی کرنے کا حصہ بنیں۔ یسوع کے نام کی اُن جگھوں تک منادی کرنے میں معاونت کریں جہاں ابھی تک اُس کے نام کی

منادی نہیں کی گئی۔(رومیوں 15:20-21)

b۔ بہت سے جدید رسالتی گروہ اسے بھول چکے ہیں۔ بہت سے لوگ اِس بات کو بھول چکے ہیں کہ نئے عہد نامے کے رسالتی کام کا مرکز وہ جگہیں ہیں جہاں ابھی تک کوئی نہیں پہنچا۔ ہمیں نئی قسم کے مشنریز کی ضرورت ہے جو پولس کے ساتھ یہ کہنے کے قابل ہوں، ''اِسی لیے میں تمہارے پاس آنے سے بار بار رکا رہا''۔ (رومیوں 15:22)

c۔ ہمیں ایسے علم الرسالت (Missiology) کی ضرورت ہے جس کا مرکزِ نگاہ دُنیا کے ایسے لوگوں تک جانا ہو جنہوں نے ابھی تک اُس کی منادی کو نہیں سنا۔ پولس ایسی جگہوں پر نہیں جاتا تھا جہاں پہلے سے کلیسیائیں موجود تھیں۔ بلکہ وہ اُن جگہوں کی طرف جاتا جہاں پہلے کلیسیائیں موجود نہیں تھیں۔

2۔ یاد رکھیں، یسوع نے آپ کو بچایا ہے، تاکہ آپ دُوسروں کو برکت دے سکیں۔(زکریاہ 8:13)

a۔ قوموں میں منادی کرنے کے لیے کچھ موثر اقدامات کریں۔

b۔ جب آپ آسمان پر جائیں گے تو پھر آپ کہہ سکیں گے کہ آپ نے مکاشفہ 7:9 کی تکمیل میں ایک خاص کردار ادا کیا۔ اور اُس وقت خُدا آپ سے متی 25:21 کے الفاظ کہے گا، ''اے اچھے اور دیانت دار نوکر شاباش!''

مصنف کی رائے

جب تک یہ نئی اصطلاح عام نہیں ہوتی ہم اُن لوگوں کے لیے ''مشنری'' کی اصطلاح استعمال کر سکتے ہیں جو راست رسالتی کام کر رہے ہیں۔

آئیں اُن لوگوں کے لیے ''Great Commissionary'' کی اصطلاح متعارف کرائیں جو عدم رسائی والے علاقوں میں خوشخبری پھیلاتے ہیں۔

''Great Commissionary'' وہ مشنری ہیں جو ارشادِ اعظم کی تکمیل کرتے ہیں اور نہ رسیدہ (نہ پہنچے ہوئے) لوگوں تک خوشخبری کو پھیلاتے ہیں جو کہ ابھی تک کلیسیا کا حصہ نہیں ہیں۔ ہمیں ضرور اپنی دُعاؤں، وسائل اور توجہ کا مرکز ارشادِ اعظم پر عمل کرنے والی اِس نئی فوج کو رکھنا چاہیے جو خُدا اِن آخری ایام میں پروان چڑھائے گا۔ (بہت سے لوگ یقین کرتے ہیں کہ وہ فوج ''مقامی مشنریز'' سے بنے گی)

پرنسپل کے بارے میں

آپ 28 دسمبر 1984 کو گوجرانوالہ کے ایک گاؤں آٹاوہ میں پیدا ہوئے۔آپ نے ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول آٹاوہ سے حاصل کی۔میٹرک کرنے کے بعد آپ نے پاکستان آرمی کے شعبہ الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ (EME) میں بطور وہیکل مکینک شمولیت اختیار کی۔پاکستان آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے ساتھ ساتھ اپنے تعلیمی سفر کو بھی جاری رکھا۔وہاں رہتے ہوئے آپ نے ایف۔اے، بی۔اے، ایم۔اے (اُردو، تاریخ) بی۔ایڈ، اور ایم۔ایڈ کی ڈگریاں مکمل کیں۔حال ہی میں آپ نے یونیورسٹی آف سیالکوٹ سے ایم۔فِل (اُردو) کا آغاز بھی کر دیا ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے اپنی مسیحی تعلیم کے سفر کو بھی جاری رکھا۔آپ نے پاکستان بائبل کارسپانڈنس سکول سے انگریزی اور اُردو بائبل کورسز مکمل کئے، گوجرانوالہ تھیولاجیکل سمینری (پریسبٹیرین سکول آف ڈسٹنٹ لرننگ) سے ڈپلومہ آف تھیالوجی، فیتھ تھیولاجیکل سمینری گوجرانوالہ سے بی۔ٹی۔ایچ، ایم۔ڈیو اور ڈاکٹر آف منسٹری کی ڈگریاں مکمل کیں۔اِس کے علاوہ آپ نے آن لائن بچوں کی تربیت کی ڈگری (SSCM) امریکہ سے مکمل کی۔

مارچ 2020 میں آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے امریکہ کے ایک بائبل کالج نے آپ کو ڈاکٹر آف ڈونٹی کی اعزازی ڈگری سے نوازا۔

آپ کلائمب انسٹیٹیوٹ پاکستان کے پریزیڈنٹ بھی ہیں۔آپ ونگ سولز سکول آف تھیالوجی کے پرنسپل کی خدمات بھی سرانجام دے رہے ہیں۔جہاں پر پورے پاکستان سے طالبعلم خط و کتابت کے ذریعے بائبل کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔آپ متعدد انگریزی کتابوں کا اُردو میں ترجمہ بھی کر چکے ہیں، جن میں قابل ذکر ''عورت کو الزام مت دو'' ''رُوح القدس میں دُعا'' ''ہمارا حیرت انگیز خُدا'' ''پاکدامن عورت'' ''استحکام'' ''اکیسویں صدی میں بچوں کی خدمت کی دوبارہ سے وضاحت'' ''قوت سے بھریں'' ''آئیوی کی مہم جوئی اور خُدا'' ''بچوں کو دُعا کرنے دیں'' ''ایک سے چالیس تک اعداد کے بائبلی معانی'' اِس کے علاوہ کچھ کتابیں تکمیل کے مرحلہ میں ہیں جن میں بلخصوص ''بائبل میں بیان کئے گئے دیوی دیوتا'' بھی شامل ہے۔

آرمی میں رہتے ہوئے آپ نے جسمانی تربیت کا سرٹیفکیٹ (PACES) بھی مکمل کیا۔اِس کے علاوہ آپ نے نسٹ (NUST) یونیورسٹی سے ملحق الیکٹریکل مکینیکل انجینئرنگ کالج اسلام آباد سے ٹینک الضرار (Al-Zarar) کی خصوصی تربیت حاصل کی۔

2005 میں آرمی کی سروس کے دوران آپ کی زندگی میں ایک حادثہ پیش آیا جس کی وجہ سے آپ نے اپنی زندگی خُداوند کو دے دی۔2009 میں آپ کی مخصوصیت بطور مبشر پاسٹر کنگ سلے (انگلینڈ) نے کی۔اور آپ نے اپنے خدمتی سفر کا آغاز کیا۔

16 اکتوبر 2009 میں آپ کی شادی آپ کی خالہ زاد سے ڈسکہ میں ہوئی۔آپ کی بیوی پیشہ کے لحاظ سے ڈاکٹر ہیں۔خُدا نے آپ کو دو خوبصورت بیٹیوں (جینفر فیاض اور جیسیکا فیاض) اور ایک بیٹے ابرہام یشوع سے نوازا ہے۔

2012 میں آپ نے ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز کا آغاز کیا۔2015 میں آپ نے آرمی کی سروس کو خیر باد کہہ کر کل وقتی خدمت کا فیصلہ کیا۔اب آپ بائبل اور مسیحی لٹریچر کی مفت تقسیم، بائبل سکول، سنڈے سکول، تعلیم بالغاں برائے خواتین، فری میڈیکل کیمپ، مسیحی بچیوں کے لیے سلائی اور پارلر کی تربیت اور یتیم بچوں کے لیے مفت تعلیم جیسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

آپ دی گڈ شیپرڈ سکول کے پرنسپل بھی ہیں۔جہاں مسیحی بچوں کے لیے تعلیم و تربیت کا عمدہ بندوبست کیا جاتا ہے۔یہاں مسیحی بچوں کو دُنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹھوس بائبلی تعلیم سے بھی لیس کیا جاتا ہے۔آپ کی زندگی کا مقصد مسیحی قوم کو رُوحانی اور معاشرتی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا اور بالغ بنانا ہے۔

ونگ سولز فار کرائسٹ منسٹریز (رجسٹرڈ)

مریم صدیقہ ٹاؤن، چندا قلعہ، گوجرانوالہ 0300-7499529, 0346-2448983